یوم:۔ چہار شنبہ
۳۰ محرم الحرام ۱۳۷۴ھ
جلد ۴۳/۸ * ۲۹ تبوک ۱۳۳۳ ہش * ۲۹ ستمبر ۱۹۵۴ء * نمبر ۱۶۲

لاہور میں دریائے راوی کی سطح ۵ افٹ سے بھی زیادہ بلند ہوگئی

دریائے ستلج میں بھی پانی چڑھ رہا ہے۔ اضلاع میں سیلاب سے وسیع پیمانہ پر نقصانات

لاہور ۲۸ ستمبر۔ آج لاہور میں شاہدرہ کے قریب دریائے راوی میں پانی کی سطح ۲۳ء۱۵ فٹ تک پہنچ گئی وہاں پانی کا اخراج ایک لاکھ چھتیس ہزار کیوسک تھا۔ دریا کے بالائی علاقے میں پانی کی حد تمام اتر گیا ہے۔ آج تیسرے پہر جسڑ کے مقام پر پانی کا اخراج باون ہزار کیوسک تھا۔

دریائے ستلج میں پانی چڑھ رہا ہے۔ حسینی والا کے مقام پر پانی کی مقدار دو لاکھ تیس ہزار کیوسک تھی۔ اس علاقے میں چار سو سے زیادہ گاؤں میں سیلاب آیا ہے۔ اور کچھ جانی نقصان بھی ہوا ہے۔ ضلع شیخوپورہ میں خاصا نقصان پہنچنے کی خبر آئی ہے۔ یہاں راوی ڈیک نالے میں سیلاب آنے کے علاوہ شاہدرہ نہر کے ٹوٹنے ہوئے نالوں سے پانی بہہ کر وسیع علاقے میں پھیل گیا ہے۔ اور سو سے زائد گاؤں میں سیلاب آ گیا ہے۔

قصور کے علاقے میں دریائے ستلج میں زبردست طغیانی آگئی ہے۔ منٹگمری کے علاقے میں راوی اور ستلج کے طغیانی کے پانی نے بہت نقصان پہنچایا ہے۔ ریناله خورد میں موسلا دھار بارش کی وجہ سے تیرہ گاؤں میں پانی بھر گیا۔ اور سو سے زیادہ مکان گر پڑے۔ ضلع سیالکوٹ میں نو سے دیہات میں آٹھ سو مکان گر پڑے۔

دو آدمیوں کے ہلاک ہونے کی خبریں آئی ہیں ڈسکہ اور سیالکوٹ کے درمیان آمدورفت بحال ہوگئی ہے۔ البتہ سمبڑیال۔ پسرور اور نارووال کے علاقے میں پانی کھڑا ہے۔ کل ڈسکہ میں دس فٹ پانی کھڑا تھا۔ لیکن رعیہ نہر کے ٹوٹنے سے پانی دو فٹ رہ گیا ہے۔ اس ضلع میں ۳۵ گاؤں پانی میں گھرے ہوئے ہیں۔ گجرات اور پھالیہ کی تحصیلوں میں پانچ اور گاؤں سیلاب کی زد میں آگئے ہیں۔ تحصیل چنیوٹ کے قریب کچھ دیہات پانی میں ڈوب گئے ہیں۔ ملوہ اور لالیاں کے درمیان سڑک پانی میں ڈوب گئی ہے صوبہ کے گورنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمۃ اللہ کل کراچی سے لاہور پہنچے۔ آج صبح انہوں نے سیلاب کی صورت حال کے متعلق صوبائی وزیروں اور اسمبلی ممبروں کے ایک اجلاس کی صدارت کی۔ آج گورنر نے لاہور کے بعض متاثرہ علاقوں کا بھی دورہ کیا۔

پریس کمیشن کے ممبروں کے ناموں کا اعلان

کراچی ۲۸ ستمبر۔ آج پریس کمیشن کے قیام کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا۔ کمیشن کے صدر پنجاب کے سابق جسٹس خورشید الزمان اور سیکرٹری مسٹر الیس۔ اے جواد ہوں گے۔ ممبران میں مولوی محمد ابراہیم۔ مسٹر الطاف حسین۔ مسٹر محمد الشکور منشی۔ مسٹر حمید نظامی۔ مسٹر زیڈ اے سلیری مسٹر ایم۔ اے زبیری۔ سید نور الدین۔ فدا محمد خان اور امان اللہ خان شامل ہیں۔

عرب ملکوں کا علاقائی فوجی ادارہ

نیویارک ۲۸ ستمبر۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل نے جو ان دنوں نیویارک میں ہیں۔ کہا ہے کہ ہر ملک کے متعلق سمجھوتہ پر دستخط ہو جانے کے بعد عرب ملکوں کا علاقائی فوجی ادارہ قائم کرنے کے متعلق ایک معاہدہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا۔ کہ اگلے مہینے کے آخر میں لیگ کا اجلاس ہوگا۔ جس میں مشرق وسطیٰ کے دفاع پر غور کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ برطانیہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر انتھونی نٹنگ لندن سے قاہرہ روانہ ہوگئے

حضور ایدہ اللہ کی صحت

ربوہ ۲۵ ستمبر (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ابھی تک نقرس کا درد ہے۔ اور ہوا کی وجہ سے کچھ زیادہ ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت

لاہور ۲۸ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت میاں صاحب کی عام طبیعت اچھی ہے مگر نقرس اور بے خوابی کی تکلیف چل رہی ہے

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے الفضل پریس میں طبع کرا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۵۴ء

مصائب سے سبق

امسال دنیا کے اکثر حصہ میں غیر معمولی سیلاب آئے ہیں۔ شاذ کوئی ملک ہی اس آفت آسمانی سے محفوظ رہا ہو۔ جب دوسرے ملکوں میں سیلاب تباہی لا رہے تھے حتیٰ کہ مشرقی پاکستان میں جو خطرناک صورت حال ہوگئی اور تمام پاکستان مصیبت زدگان کے لئے غمزدہ ہو رہا تھا۔ تو مغربی پنجاب جو اب تک خشک سالی کا شکوہ سنج تھا۔ اچانک ایک دن خود بھی پانی کی لپیٹ میں آ گیا۔ جو مہینے معمولاً برسات کے لئے مقرر ہیں ان میں تو اتنی خفیف بارش ہوئی کہ گویا نہ ہونے کے برابر تھی۔ اور جا بجا نماز استسقاء ادا کی گئی۔ یہاں تک کہ برسات کا موسم گزر جانے کی وجہ سے بالکل مایوسی ہو چکی تھی۔

گزشتہ پنجشنبہ کے روز بادل اُمڈے برچھنے لگے اور رات بھر جمعہ کی دوپہر تک اتنا پانی برسا کہ جتنا ساری برسات میں کبھی برسا کرتا تھا۔ ۱۲ - ۱۳ گھنٹے میں تقریباً ۱۶ انچ بارش کوئی معمولی بات نہیں اور بارش بھی وہ کہ لاہور میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا بادل پھٹ کر یکدم زمین پر آ پڑے ہیں۔ گلیوں بازاروں کو تو جانے دیجئے شاید ہی کوئی مکان ہوگا جس کے اندر پانی نہ گیا ہو بیسیوں مکان گر پڑے ہیں بیسیوں جانیں چلی گئیں۔ اور سینکڑوں زخمی ہو گئے ہیں۔ چند علاقوں کو چھوڑ کر تمام پنجاب کی یہی حالت ہے۔ دریاؤں میں پانی غیر معمولی طور پر چڑھ آیا ہے۔ اور ابھی تک سڑکیں ناکارہ ہیں۔ گاڑیاں رک گئیں۔ تار اور ڈاک میں تاخیر پڑ گئی۔

الغرض وہ علاقہ جو آسمانی پانی کی بوند بوند کو ترس گیا تھا ایکدم طوفان نوح کا منظر پیش کرنے لگا۔ سائنسدان اور ماہرین موسمیات پہلے غیر معمولی امساک اور پھر غیر معمولی بارش کی وجوہات پر سوچنے کے لئے سر جوڑ کر بیٹھے ہوں گے۔ اور ضرور کوئی نہ کوئی مادی اسباب نکال کر رہیں گے دنیا میں بغیر اسباب کے کوئی واقعہ نہیں ہوتا۔ تمام سائنسدانوں فلاسفروں اور دانشمندوں کا یہ معمولی فقرہ ہے۔ جس کو وہ اولین مسلمات میں سے شمار کرتے ہیں ان کے پیش نظر مادی تغیرات کے لئے مادی اسباب پر غور کرنا ہوتا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ عالم اسباب میں کوئی حادثہ بغیر اسباب کے رونما نہیں ہوتا۔ سائنسدان وغیرہ اس غیر معمولی حادثہ کے بھی مادی اسباب ضرور تلاش کر لیں گے۔ اور اپنے دل کو تسلی دے لیں گے

حکومت ایسے حالات میں اپنی مشینری کو حرکت دیتی ہے۔ اور مصیبت زدگان کے لئے امداد بہم پہنچاتی ہے۔ دیگر لوگ بھی انفرادی اور جماعتی رنگ میں اپنی اپنی بساط کے مطابق مدد کرتے ہیں۔ اور جہاں تک ہو سکتا ہے مصیبت زدوں کے لئے ضروریات مہیا کرتی ہیں۔ مخیر لوگ بھی جو ان سے بن پڑتا ہے روپیہ پیسہ سے مدد کرتے ہیں

مشرقی پاکستان میں بے پناہ سیلاب آئے تو لوگ کہتے تھے کہ ایسا کبھی دیکھا نہ سنا۔ اب مغربی پنجاب کی بارش پر بھی اکثر بڑے بوڑھے یہی کہتے ہیں۔ کہ ان کی ہوش میں کبھی ایسی بارش نہیں ہوئی۔ جو کچھ تاثر لوگوں کی امداد کے سلسلہ میں ہو رہا ہے یقیناً ہونا چاہیئے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جتنا چاہیئے اتنا شاید نہ ہو رہا ہو۔ ایسے مواقع پر سب کو اٹھ کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور حادثات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیئے:

اس کے باوجود جیسا کہ ہم نے پہلے بھی عرض کیا تھا بہت تھوڑے لوگ ہیں جو ان غیر معمولی حادثات کے نہایت اہم مگر فراموش شدہ پہلو پر غور کرتے ہیں۔ بے شک ان حادثات کے مادی اسباب تلاش کرنا اور ان کے تدارک کے لئے پورا پورا انتظام کرنا نہایت ضروری ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ آج بھی پہلے کی طرح یہی ہو رہا ہے۔ کہ ایسے حادثات سے وہ سبق نہیں سیکھا جاتا۔ جو انسان کو سیکھنا چاہیئے۔ وہ مادی اسباب کی تلاش میں اس قدر محو ہے۔ کہ اسے یاد بھی نہیں رہا۔ کہ ان حادثات کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ صانع کائنات ہمیں متنبہ کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ ہم اپنی زندگیوں کو بدل لیں اور یہ حادثات محض پیش خیمہ ہیں ان آنے والے حادثات کا جو ہمارے گناہوں کی وجہ سے اس سے بھی زیادہ شدید صورت میں آ سکتے ہیں۔

مادہ پرست ذہنیت کہتی ہے کہ انسان کے گناہوں کو ایسے قدرتی حادثات سے کیا تعلق؟ جب ان کے مادی اسباب معلوم ہو سکتے ہیں تو ان کا جوڑ ما فوق الطبیعات ہستی سے ملانا بے معنے ہے۔ مثلاً ایسی ذہنیت رکھنے والے یہ تو مانتے ہیں کہ حالیہ بارش موسم اور مقدار کے لحاظ سے غیر معمولی تھی، مگر وہ اس غیر معمولی واقعہ میں کسی بالا ہاتھ کا دخل ماننے کے لئے تیار نہیں۔ وہ یہ تو مانتے ہیں۔ کہ ایسا کبھی ان کی زندگی میں واقع نہیں ہوا۔ اور نہ انہوں نے ایسا واقعہ پہلے کبھی سنا ہے۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ چونکہ ہم اس کے مادی اسباب معلوم کر سکتے ہیں۔ اس لئے اس میں کوئی عجوبہ نہیں۔ گویا وہ اس کو عجوبہ مانتے بھی ہیں اور نہیں بھی مانتے۔ ان کے خیال میں عجوبہ بات وہی ہو سکتی ہے۔ جو سرے سے بغیر مادی اسباب کے واقعہ ہو۔ وہ ان واقعات کی ترتیب میں تغیر کو محض تغیر کہہ کر گزر جانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اہم ترین سوال تو یہ تھا۔ کہ واقعات کی ترتیب میں یہ غیر معمولی تغیر کیوں ہوا؟

آخر ایسے تغیر کے بارے میں ہمیں کونسی چیز مانع ہے کہ ہم کہیں کہ تغیر ایک بالا ہستی کے ارادہ سے واقعہ ہوا ہے۔ جو ہمیں اپنا فعال مایرید ہونا منوانا چاہتی ہے۔ جو ہمیں یہ منوانا چاہتی ہے کہ ہم مادی اسباب میں صرف ذرا سی ترتیب بدلنے سے ایسے غیر معمولی واقعات رونما کر سکتے ہیں۔ کہ جس کی نظیر انسانوں کی تاریخ تجربات و شاہدات میں نہیں مل سکتی۔ چونکہ تم اپنے علم کے غرور میں ہمیں فراموش کر بیٹھے ہو اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ تمہیں یہ یاد دلائیں کہ تمہارا علم کتنا قلیل ہے۔ تم ان بے شمار امکانات سے قطعاً ناواقف ہو جو اسباب کے ذرا ذرا سے تغیر سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور تمہارا علم خواہ کتنا بھی بڑھ جائے وہ ایسے امکانات کی وسعت کے سامنے بالکل ہیچ ہے۔ تم سیدھی راہ سے بھٹک گئے ہو۔ اور ذرا ذرا تغیرات سے ہم تم کو ایسے مصائب میں مبتلا کر سکتے ہیں کہ جن کا تم کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ تاکہ تم کو تنبیہ ہو اور تم اس راستہ پر آ جاؤ جو ہم نے تمہاری راہنمائی کے لئے تجویز کیا ہے۔ جس کے تمام پہلوؤں سے فرض

بار بار بتانے کی ضرورت کیوں؟

فرمایا :- (۱) بار بار بتانے کی ضرورت اس لئے پیش آتی ہے۔ کہ جن لوگوں نے پہلے نہیں سنا تھا وہ اب سن لیں۔ اور بعض اوقات سستی اور غفلت ہو جاتی ہے۔ اور دوبارہ بیان کرنے سے انسان کو موقع مل جاتا ہے۔ کہ وہ سستی اور غفلت ترک کر کے بیدار ہو جائے۔ اور اسے اس طرف توجہ ہو جائے۔"

(۲) "پس اپنے عظیم الشان مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے اور یہ یاد رکھتے ہوئے کہ جس قدر تم قربانی کرتے ہو۔ اسی قدر تم خدا تعالیٰ کے قریب ہو جاؤ گے۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ تمہاری حقیر قربانیوں کی وجہ سے ہر جگہ مجھے نیچا دکھانے والے ناکام رہے۔"

(۳) "تم خوشی اور بشاشت سے آگے بڑھو تا دنیا میں اشاعت اسلام ہو سکے۔ اور تمہارا نام مجاہدوں کی فہرست میں لکھا جائے۔"

(۴) کیا آپ نے اپنا نام انیس سالہ مجاہدوں کی فہرست لکھوالیا۔ اور آپ کو دفتر سے اس کی اطلاع مل چکی۔ ورنہ توجہ فرمائیں۔ ہاں اگر کچھ بقایا ہے۔ تو وہ جلد تر ادا کر کے اپنا نام درج فہرست کرائیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ کا آئندہ ایڈریس

مکرم مولانا عبد الغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ کا تبادلہ لاہور سے راولپنڈی ہو گیا ہے۔ اور آپ ۲۹ ستمبر کو لاہور سے تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا تبادلہ سلسلہ کے لئے اور ان کے لئے ہر لحاظ سے مفید اور بابرکت فرمائے۔ مکرم مولوی صاحب کا آئندہ ایڈریس یہ ہو گا۔

معرفت انجمن احمدیہ - مری روڈ راولپنڈی

درخواست دعا

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر (سینئر پرسنل آفیسر ریلوے ریٹائرڈ) کے صاحبزادے حمید اختر صاحب واقف زندگی انگلستان میں بیمار ہیں۔ آپ انجینئرنگ کی تعلیم کے لئے وہاں گئے ہوئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ اور کامیابی کے ساتھ بخیریت واپسی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں:

298

خطبہ جمعہ

اگر انسان سیکھنے کی نیت رکھے تو زمین کی اینٹیں اور پہاڑوں کے درخت اور جنگلوں کی جھاڑیاں بھی اس کے لئے قرآن اور حدیث کی تفسیر بن جاتی ہیں

انسانی ترقی کا اصل گر یہ ہے کہ جو چیز اسے اچھی نظر آئے اسے مضبوطی سے پکڑ لے۔

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
(فرمودہ ۲۷ اگست ۱۹۵۴ء بمقام ناصر آباد (سندھ))

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

یہ جمعہ ہمارے اس سفر کا آخری جمعہ ہوگا۔ کیونکہ پیر کو ہم انشاء اللہ یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی مجھے آج دل کے

ضعف کا دورہ

ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے میں زیادہ نہیں بول سکتا۔

حقیقتاً اگر کوئی سمجھنے والا ہو تو اس کی ہدایت کے لئے ایک معمولی بات بھی کافی ہو سکتی ہے۔ لیکن عموماً آجکل دیکھا گیا ہے۔ کہ لوگ باتیں سننے کے تو عادی ہیں۔ لیکن بات کو سوچنے اور سمجھنے کے عادی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ گزشتہ بزرگوں میں سے کسی بزرگ سے ایک شخص نے قرآن کے متعلق کچھ پوچھا۔ تو انہوں نے کہا یہاں قرآن کی تفسیر لکھنے بیٹھو تو قیامت تک ختم نہیں ہو سکتی۔ لیکن جو اس سے فائدہ اٹھانے بیٹھے اس کے لئے اس کی تفسیر ایک لفظ میں آجاتی ہے۔

قرآن کی تفسیر

یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ انسان کا سچا تعلق ہو جائے۔ پھر انہوں نے کہا کہ قرآن کریم جو اتنا بڑا نازل ہوا ہے تو درحقیقت ابوجہل وغیرہ کی قسم کے لوگوں کے لئے نازل ہوا ہے ورنہ اگر ابوبکرؓ جیسے لوگ ہی دنیا میں بس رہے ہوتے۔ تو صرف بسم اللہ کی ب کافی تھی ب کے معنے ساتھ کے ہیں۔ اور مقصد یہ ہے۔ کہ انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ ہو جائے۔ تو سوچنے اور سمجھنے کی اگر عادت ڈال لی جائے تو لوگ کہیں کے کہیں نکل جائیں لیکن اگر ان میں

صرف سننے کی عادت

ہو سوچنے اور غور کرنے کا مادہ ان میں نہ پایا جاتا ہو۔ تو آہستہ آہستہ وعظ و نصیحت کی باتوں سے فائدہ اٹھانے کی بجائے انہیں کان اور زبان کا ایسا چسکہ پڑ جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی اچھی سے اچھی بات بھی انہیں اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں سنائے۔ تو وہ فوراً کھڑے ہو جائیں گے۔ اور کہیں گے کہ اس نے ہمارا وقت ضائع کر دیا ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھیں گے۔ کہ اس نے بات کیا کہی ہے۔ اور وہ قیمتی اور اچھی ہے۔ ایسے لوگوں کی نگاہ ہمیشہ برتن پر ہوتی ہے۔ وہ یہ کبھی نہیں دیکھیں گے کہ اس برتن کے اندر کیا ہے۔ اگر ایک غریب آدمی ہے۔ اور اس کے پاس صرف ایک ٹوٹا پھوٹا آبخورا ہے۔ اور وہ بھینس کا خالص عمدہ اور گاڑھا دودھ اس میں ڈال کر دوسرے کو دیتا ہے تو گو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ برتن بھی زینت کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن کیا محض اس وجہ سے ہم اس دودھ کی قدر نہیں کرینگے کہ اس نے ایک ٹوٹے ہوئے آبخورے میں دودھ دیا ہے۔ کیا ٹوٹے ہوئے آبخورے میں دودھ ڈالنے کی وجہ سے گاڑھا دودھ پتلا ہو جاتا ہے۔ اور تانبے کے کٹورے میں دودھ ڈالا جائے تو پتلا دودھ گاڑھا ہو جاتا ہے۔ یا باسی اور سڑا ہوا دودھ اگر کٹورے میں ڈالا جائے۔ تو بڑی اچھی حالت ہو جائے گی اور آبخورے میں ڈالا جائے۔ تو اس سے بو آنے لگے گی۔ یہ محض لغو بات ہے انسان کو

اصل حقیقت

پر غور کرنا چاہیئے۔ اور اسے اپنی زندگی کسی اچھے مصرف میں صرف کرنی چاہیئے۔ آخر ساٹھ ستر یا اسی سو سال کی زندگی ہی تو ہے۔ اور یہ کوئی بڑی مدت نہیں۔ اس تھوڑے سے عرصہ کو زیادہ سے زیادہ اچھا اور بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بے شک دنیا میں ٹھوکریں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن گرنے والے اٹھتے بھی ہیں۔ وہ پہلے قدم بقدم چلتے ہیں اور پھر دوڑنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن جو گرتا اور پھر اٹھنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اس کی ترقی کے لئے کوئی سامان نہیں کئے جا سکتے اور جو آپ گرنا چاہتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی سنت

یہی ہے کہ وہ بھی اسے نہیں اٹھاتا۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہی کہا ہے۔ کہ جو ہماری طرف آتے ہیں ہم ان کی مدد کرتے ہیں۔ اس نے یہ کہیں نہیں کہا۔ کہ جو ہم سے بھاگتے ہیں۔ ہم ان کو پکڑ کر واپس لاتے ہیں۔ جو ہم سے مونہہ پھیرتے ہیں ہم ان کو اپنی تائید سے نوازتے ہیں۔ جو بیٹھنا چاہتے ہیں ہم ان کو جبراً کھڑا کرتے ہیں۔ جو گرنا چاہتے ہیں ہم ان کو زبردستی اٹھاتے ہیں جو بے ایمان ہونا چاہتے ہیں ہم ان کو مجبور کر کے ایماندار بناتے ہیں۔ قرآن یہی کہتا ہے کہ جو بے ایمان ہونا چاہتا ہے۔ ہم اسے بے ایمان بنا دیتے ہیں۔ اور جو ایماندار ہونا چاہتا ہے۔ ہم اسے ایماندار بنا دیتے ہیں۔ بہر حال

انسانی زندگی کا خلاصہ

صرف اتنا ہے کہ وہ اپنے اندر ایک پختہ عزم پیدا کرے۔ اور اچھی چیز کو پکڑ کر اس طرح بیٹھ جائے۔ جیسے شکاری کتا اپنے شکار کو پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس کے دانت ٹوٹ جائیں تو ٹوٹ جائیں۔ مگر وہ اپنے شکار کو نہیں چھوڑتا۔ جب انسان اس نیت، اور ارادہ کے ساتھ ایک راستہ کو اختیار کر لیتا ہے۔ اور اچھی چیز کو پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ تو پھر نیکیوں کی طرف اس کا قدم اٹھنا شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کوئی نیکی نہیں جو اس سے اگلی نیکی کی توفیق نہیں دیتی۔ اگر کوئی انسان سچے دل سے صدقہ دیتا ہے۔ تو ضرور ہے کہ اسے نماز کی بھی توفیق ملے۔ اور زکوٰۃ کی بھی توفیق ملے۔ اور روزہ کی بھی توفیق ملے۔ اور اگر کوئی اخلاص کے ساتھ روزے رکھتا ہے۔ تو ضرور ہے کہ اس نیکی کے نتیجہ میں اسے نماز اور زکوٰۃ اور حج کی توفیق ملے۔ کیونکہ ہر نیکی دوسری نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔ بھلا یہ کس طرح ہو سکتا ہے

کہ ایک شخص جو کسی غریب سے ہمدردی کرتا ہے۔ اس سے محبت اور پیار کا سلوک کرتا ہے۔ اور دنیاداری کے خیالات کے ماتحت نہیں۔ بلکہ سچے دل سے اسے کھانا کھلاتا ہے ایسے شخص کے پاس اگر امانت رکھی جائے۔ تو وہ کھا جائے گا۔ یہ قطعاً ناممکن بات ہے جس شخص کے دل میں دوسروں کا اتنا درد ہے اور جو ان کے لئے ہر وقت قربانی کرنے پر تیار رہتا ہے۔ کس طرح ممکن ہے کہ وہ دوسروں کے مال میں خیانت کرے۔ اگر سب لوگ مل کر بھی کہیں گے۔ کہ اس نے دوسروں کا مال کھایا ہے۔ تو ہم کہیں گے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ کیونکہ جس کے دل میں اپنا

مال قربان کرنے کی خواہش

پائی جاتی ہے۔ وہ دوسرے کے مال کو بھی کھا نہیں سکتا۔ اسی طرح جس شخص کے دل میں یہ خواہش پائی جاتی ہے۔ کہ وہ خدا کے لئے بھوکا رہے۔ کس طرح مانا جا سکتا ہے کہ وہ نماز نہیں پڑھے گا۔ وہ ایک دن نماز نہیں پڑھیگا۔ دو دن نماز نہیں پڑھے گا۔ تین دن نماز نہیں پڑھے گا۔ مگر آخر اس کا نفس اسے کہے گا کہ احمق تو

خدا کے لئے بھوکا رہتا ہے۔

اور پھر اس کا ذکر نہیں کرتا اور وہ مجبور ہوگا کہ نماز پڑھے۔ اور جب وہ نماز پڑھنے لگ گیا۔ تو پھر اسے کوئی ہٹانا بھی چاہے۔ تو وہ نہیں ہٹ سکتا۔ اسے قید کر دو تو وہ قید میں نماز پڑھنے لگ جائے گا۔ چارپائی پر باندھ دو تو لیٹے لیٹے نماز پڑھتا رہے گا کیونکہ ایک نیکی دوسری نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔ پس اصل گر انسانی ترقی کا یہی ہے کہ جو چیز اسے اچھی نظر آئے۔ اسے مضبوطی سے پکڑ لے۔ پہلے وہ اپنے دل میں فیصلہ کرے۔ کہ میں نے اچھی چیز کو لینا ہے۔ اور پھر اسے چھوڑنا نہیں۔

اس فیصلہ کے بعد اسے جو چیز بھی اچھی نظر آتی ہے۔ اسے اس نیت کے ساتھ پکڑ لے کہ اب میں نے اسے چھوڑنا نہیں۔ جب انسان اس مقام پر آجاتا ہے۔ تو وہ ساری دنیا سے سبق حاصل کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ ایک بچے سے بھی سبق لے لیتا ہے۔ ایک بوڑھے سے بھی سبق لے لیتا ہے۔ ایک پاگل سے بھی سبق لے لیتا ہے۔ غرض دنیا کی ہر چیز سے وہ فائدہ حاصل کر لیتا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

سے ایک دفعہ کسی نے پوچھا۔ کہ آپ تو بہت بزرگ آدمی ہیں۔ اور ساری دنیا آپ سے سبق لیتی ہے۔ کیا آپ نے بھی کسی سے سبق لیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ بہت دفعہ لیا ہے۔ اور سب سے بڑا سبق میں نے ایک چھوٹے سے بچے سے لیا ہے۔ اس نے کہا۔ کس طرح؟ انہوں نے کہا وہ اس طرح کہ میں ایک دفعہ باہر جا رہا تھا۔ بارش ہو رہی تھی۔ کہ میں نے دیکھا ایک سات آٹھ سال کا بچہ گذر رہا ہے۔ اور تیز تیز قدم اٹھا رہا ہے۔ میں نے اسے تیز قدم اٹھاتے دیکھ کر کہا۔ میاں بچے۔ ذرا سنبھل کر چلو۔ کیچڑ ہے ایسا نہ ہو کہ تم پھسل جاؤ۔ اس لڑکے نے میری طرف دیکھا۔ اور کہا امام صاحب میرے پھسلنے کا فکر نہ کیجئے۔ آپ اپنا فکر کیجئے۔ اگر میں پھسلا۔ تو صرف میں پھسلوں گا۔ لیکن اگر آپ پھسلے۔ تو ساری دنیا پھسل جائے گی۔ کیونکہ جب امام غلطی کرتا ہے۔ تو اس کے ماننے والے بھی وہی غلطی کرنے لگ جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ لڑکا تو یہ بات کہہ کر چلا گیا۔ مگر میں دیر تک کھڑا اس کے اس وعظ سے لطف اٹھاتا رہا۔ اور حقیقت یہی ہے۔ کہ ساری عمر میں میں نے اتنی کارگر اور مؤثر نصیحت کسی سے نہیں سنی۔ تو سیکھنے والا ایک بچے سے بھی سبق سیکھ لیتا ہے۔ بلکہ فضاء کی ہر آواز سے اپنا مطلب اخذ کر سکتا ہے۔

لطیفہ مشہور ہے

کہ امیر خسرو کے پاس ایک دفعہ ایک مہمان آیا۔ انہوں نے اسے کھانا تو کھلا دیا۔ مگر وہ کھانا کھا کر وہیں بیٹھ گیا۔ حالانکہ قرآن کا صاف حکم ہے۔ کہ جب تم کھانا کھا لو۔ تو چلے جاؤ۔ وہیں بیٹھ کر باتیں کرنے نہ لگ جاؤ۔ بہرحال اسے بیٹھے بیٹھے بہت دیر ہو گئی۔ اتنے میں ایک دھنیا روئی دھننے لگ گیا۔ اس کی آواز سن کر وہ مہمان کہنے لگا۔ کہ امیر خسرو یہ آواز کیا کہہ رہی ہے۔ انہوں نے کہا۔ مجھے تو اس سے یہ آواز آرہی ہے کہ نان جو خوردی خانہ برو۔ خانہ برو۔ خانہ برو نہ کہ گردم تو خانہ گرد۔ خانہ گرد۔ خانہ گرد یعنی جب تم روٹی کھا چکے ہو۔ تو اب اپنے گھر جاؤ۔ میں نے اپنا مکان تو تمہارے پاس رہن نہیں رکھ دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تم کوئی آواز سنو۔ تو جو چاہو اس سے بنا لو۔ دل میں نیکی ہو۔ تو انسان اچھی بات بنا لیتا ہے۔ خرابی ہو۔ تو بری بات بنا لیتا ہے۔ ایک دفعہ ہمارے گھر میں پنکھا چل رہا تھا۔ کہ میں نے کچھ الفاظ بنا کر کہا۔ کہ پنکھا یہ آواز دے رہا ہے۔ میری بیوی کہنے لگیں آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ اس میں سے یہی آواز آرہی ہے۔ پھر میں نے کچھ اور الفاظ بنا کر کہا۔ اب اس میں سے یہ آواز آرہی ہے۔ انہوں نے غور سے سنا۔ تو کہنے لگیں ٹھیک ہے۔ اب یہی آواز آرہی ہے۔ تو کھٹکے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے۔ اسے جس سُر پر چاہو لے آؤ۔ اور اس سے ایک نتیجہ اخذ کر لو۔ جس شخص کے دل میں برائی ہوتی ہے۔ وہ برا اثر لے لیتا ہے۔ اور جس شخص کے دل میں نیکی ہوتی ہے۔ وہ نیک اثر لے لیتا ہے۔ بہرحال اگر انسان

سیکھنے کی نیت رکھے

اور سوچنے کی عادت ڈالے۔ تو زمین کی اینٹیں اور پہاڑوں کے درخت اور جنگلوں کی جھاڑیاں یہ بھی انسان کے لئے قرآن اور حدیث کی تفسیر بن جاتی ہیں اور اگر وہ سمجھنے کا ارادہ نہ کرے۔ تو ایسے بدبخت انسان کو نہ قرآن فائدہ دیتا ہے۔ نہ حدیث فائدہ دیتی ہے۔ نہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فائدہ دیتے ہیں۔ نہ ایسے لوگوں کو گذشتہ زمانہ میں موسیٰ علیہ السلام نے فائدہ دیا۔ اور نہ عیسیٰ علیہ السلام نے فائدہ دیا۔

ضروری اعلان

پاکستان کے باہر ایک علاقے میں پاکستانی ٹیچروں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ نہایت معقول اس کے علاوہ پراویڈنٹ فنڈ پنشن اور رخصتیں بڑے فراخ پیمانہ پر۔ درخواست کنندگان ایم۔ اے یا بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہوں جن کا انگریزی زبان کا علم خاصہ ہو۔ اور اچھی طرح سے لکھ بول سکتے ہوں۔ محض بی۔ اے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ انگریزی کی قابلیت خاطر خواہ ہو۔ درخواستیں ۲ راکتوبر ۱۹۵۲ء تک بنام کا خانہ خالی چھوڑ کر پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ آنی چاہئیں۔ کافی تعداد درخواستوں کی صورت میں اس امر کی بھی حتی الوسع کوشش کی جاوے گی۔ کہ انٹرویو ربوہ میں ہو جائے۔ تاکہ بصورت منظوری کرایہ رفت بھی مل جائے۔ احمدی نوجوانوں کے لئے بڑا عمدہ موقع ہے۔ یہ یاد رہے کہ شرح تنخواہ پاکستان کی نسبت اڑھائی سے تگنی تک ہوگی۔ اور دیگر فوائد اس کے علاوہ۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

کبھی تم سنو تو جانو

غم عشق کیا بلا ہے تمہیں عشق ہو تو جانو
نہیں سہل رنج سہنا کبھی تم سہو تو جانو

مری داستاں سنی ہے مرے دشمنوں سے تم نے
جو اسے مری زباں سے کبھی تم سنو تو جانو

مرے دل پہ جو بھی گذری مرا دل ہی جانتا ہے
تمہیں ٹیس اٹھے تو سمجھو تمہیں درد ہو تو جانو

تمہیں کیا خبر زمانہ کہاں چل کے جا چکا ہے
شب و روز سونے والو کبھی جاگ اٹھو تو جانو

تمہیں کیا بتائیں کیا ہے اثر ہوائے ربوہ
جو تم اس فضا میں آ کر کبھی سانس لو تو جانو

یہی خاک پاک آخر ہوئی کیمیا سے بہتر
اسے آزما کے دیکھو مرے دوستو تو جانو

نہ سنو سنی سنائی مرے دشمنوں کی باتیں
کبھی آپ آ کے دیکھو کبھی دیکھ لو تو جانو

عبدالمنان ناہید

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صنعتی نمائش

وکالت تجارت تحریک جدید امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک صنعتی نمائش کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جماعت کے ایسے احباب سے جو کسی قسم کا صنعتی کاروبار رکھتے ہوں۔ درخواست ہے کہ اگر وہ نمائش میں اپنی مصنوعات رکھنا چاہتے ہوں۔ تو وکالت تجارت کو اطلاع کر دیں۔ درخواست کے ساتھ مصنوعات کی نوعیت کی تفصیل آنی چاہیئے۔ اور یہ وضاحت ہونی چاہیئے۔ کہ وہ خود مینوفیکچر کرتے ہیں۔ یا کسی دوسری فرم کے ایجنٹ ہیں۔

نمائش گاہ کھلے میدان میں قناتوں اور سائبان سے تعمیر کی جائے گی۔ شامل ہونے والے احباب کے لئے پلاٹ معین کر دیئے جائیں گے۔ دکانوں کی تعمیر اور ان کی آرائش وغیرہ کا کام انہیں خود کرنا ہوگا۔ نمائش کے سلسلہ میں جو اخراجات ہوں گے۔ وہ شمولیت کنندگان سے بحصہ رسدی پیشگی وصول کئے جائیں گے۔

اپنی مصنوعات کو فروغ دینے کا بہترین موقعہ ہے۔ جماعت کے صناعین کو اس سے پورا پورا فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔

(وکیل التجارت تحریک جدید ربوہ)

انگلستان میں تبلیغ اسلام۔ ٹیلی ویژن کے ذریعہ پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ

انفرادی ملاقاتوں اور اجتماعی تقاریب کے ذریعہ پیغام حق کی اشاعت۔ اسلام کی خوبیوں پر مشہور برطانوی مصنف شاڈسمنڈ کی تقریر

رپورٹ احمدیہ لنڈن مشن بابت ماہ جولائی و اگست سنہ ۱۹۵۴ء

(از مکرم مولود احمد صاحب سیکرٹری لنڈن مشن)

۱۔ اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

عرصہ زیر رپورٹ میں امام مسجد لنڈن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے علاوہ دیگر تبلیغی سرگرمیوں کے ان غلط بیانیوں کا بھی ازالہ فرمایا۔ جن کا اظہار یہاں کے پریس اور ٹیلی ویژن پر ہوا تھا۔ کچھ عرصہ قبل ٹیلی ویژن پر ایک پروگرام Man seeking God "انسان اور خدا کی تلاش" کے نام سے شروع کیا گیا تھا تاکہ یہاں کی پبلک کو اقوام عالم کے مذاہب اور طریق عبادت سے آگاہ کیا جائے۔ پچھلے دنوں اس مقصد کے لئے مسٹر ہیو ڈیلمر (Mr. Hay) نے جو یہاں کی پارلیمنٹ کے ایک ممتاز ممبر ہیں مختلف ممالک کا دورہ بھی کیا۔ لیکن یہ امر افسوسناک ہے کہ اس پروگرام میں ایسے مسلمان کو اسلام پیش کرنے کے لئے منتخب کیا گیا جو خود اسلامی تعلیم سے پوری طرح واقف نہیں تھا۔ اس نے مسٹر ہیو کے سوالوں کے جوابات ایسے دیئے۔ جو یہاں کے لوگوں کو وہ تاثر دیتا تھا کہ وہ پہلے ہی اسلام کو رجعت پسند نظریہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسلام سے اور زیادہ متنفر کرنے والے تھے۔ ان صاحب نے مسئلہ تقدیر کے متعلق کہا کہ انسان زندگی بھر اپنے اعمال میں اپنی تقدیر سے مجبور ہے۔ جو کچھ پہلے لکھا جا چکا ہے اسے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ نیز عورتوں کے متعلق کہا کہ اسلام میں عورتوں کا درجہ حقوق اور ترقی کے لحاظ سے مردوں سے کم رکھا گیا ہے۔

مکرم امام صاحب نے اس کے خلاف مسٹر ہیو کو خط لکھا اور صحیح اسلامی تعلیم کو پیش کیا۔ آپ نے لکھا کہ سزا اور جزا تو ہر مسلمان کے نزدیک مسلّم ہے۔ لیکن سزا اس وقت تک نہیں مل سکتی۔ جب تک کہ انسان میں حکم ماننے کی اہلیت اور آزادی عمل نہ ہو اور یہ دونوں امور مسئلہ تقدیر کے اس تنگ خیال کی تردید کرتے ہیں۔ نیز عورتوں کے متعلق اسلامی تعلیم کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے لکھا کہ اسلام نے عورتوں کو وہ حقوق عطا کئے ہیں۔ جو کوئی دوسرا مذہب انہیں نہیں دلا سکا۔ حتیٰ کہ برطانوی پارلیمنٹ بھی ان حقوق کو تسلیم کرانے میں ابھی تک کوشاں ہے۔ اور کامیاب نہیں ہو سکی ہے۔ مسٹر ہیو نے جواباً اظہار افسوس کیا اور چوہدری صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے علاوہ یہاں کے ایک اخبار Evening Standard نے اپنے ایک مقالہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ غلط بیانی کی کہ گویا آپ کے حکم سے اسکندریہ کی عظیم لائبریری نذر آتش کر دی گئی۔ مکرم امام صاحب موصوف نے اس گمراہ کن غلط بیانی کے خلاف شدید احتجاج کیا۔ اور مستند مورخین کی کتب مثلاً Decline and Fall of the Roman Empire مصنفہ گبن کے حوالے سے اس الزام کی تردید کی۔ آپ نے اخبار مذکور کی توجہ عیسائی دور حکومت کے بعض اسی قسم کے واقعات کی طرف مبذول کرائی جن کو جملہ مورخین نے تسلیم بھی کیا ہے۔ اس احتجاج پر ایڈیٹر نے معذرت اور افسوس کا اظہار کیا اور معافی چاہتے ہوئے چوہدری صاحب کا خط اپنے اخبار میں شائع کر دیا۔ اور اس کی اشاعت پر کئی انگریز قارئین کے تعریفی خطوط موصول ہوئے۔

اس ضمن میں یہ مدرج کرنا بھی مناسب ہو گا کہ ہمارے ایک احمدی بھائی مسٹر بلال نٹل نے بھی ایک خط "Picture Post" کو لکھا۔ جس میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ قیام امن میں سب سے بڑی روک رنگ و نسل کی تمیز ہے۔ مسٹر بلال نے اپنے خط میں قارئین کی توجہ امام صاحب موصوف کے خطبہ عید کی طرف بھی مبذول کرائی۔ جس میں آپ نے [illegible] اسلامی اخوت کو پیش کیا تھا اور بتایا تھا۔ کہ اسلامی اخوت کا نظریہ رنگ اور نسلی امتیاز اور تفاوت سے بالکل پاک ہے۔

۲۔ میٹنگز میں شرکت

اس کے علاوہ یہ عاجز اس دوران میں قریباً دس میٹنگوں میں شریک ہوا۔ جن میں سے ممتاز یہ ہیں۔ لندن ہیومنسٹ ایسوسی ایشن، ہیومنسٹ سوسائٹی آف لندن۔ اسلامک کلچرل سنٹر انٹرنیشنل فرینڈ شپ لیگ۔ اور Inter-versity fellowship۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان مجالس میں اسلامی تعلیم کو پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ بعض جگہ گو مجلس میں اظہار رائے کا موقعہ نہ ملا۔ تو بھی فرداً فرداً ملاقات ہو سکی اور اسلامی تعلیم اور احمدیت سے تعارف کرایا گیا۔ بعض احباب نے دلچسپی کا اظہار کیا۔ ان کو لٹریچر بھیجا گیا۔ اور بعض کو مشن ہاؤس میں چائے پر مدعو کیا گیا۔

انفرادی ملاقاتیں

جن اصحاب سے ان کی قیام گاہ پر تبلیغی ملاقات کا موقع ملا۔ ان میں سے بعض ممتاز لوگوں کے نام درج ہیں:۔

1. Dr. Leeven, Director Oriental Section, British Museum
2. Mr. Peiris — First Secretary, Ceylon High Commission
3. Mr. Eruch Munsif, Cultural Officer, Indian High Commission.
4. Dr. Keetel, Dean of Faculty of Law, University College London.

۴۔ اشاعت لٹریچر

اس عرصہ میں ۱۲۵ اشخاص کو لٹریچر مطالعہ کے لئے بھیجا گیا۔ بعض نے تو مطالعہ کے بعد لٹریچر واپس کر دیا اور شکریہ ادا کیا اور بعض نے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ مندرجہ ذیل اشخاص قابل ذکر ہیں:۔

1. Dr. R. Holland, Kings College Newcastle
2. Dr. P. Ford, Professor of Economics, Southampton
3. Dr. Edward Appleton, Principal Edinborough University College.
4. Mr. Lindsay Dewar, Principal Bishop's College.

> "اگرچہ میں مسلمان نہیں ہوں پھر بھی اسلام کی اعلیٰ اور قابلِ عمل تعلیم سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔ بعض ناواقف لوگ پیغمبر اسلام کو جنگجو خیال کرتے ہیں لیکن میں نے آپ کی زندگی کا بغور مطالعہ کیا ہے اور آپ کو خدا درجہ رحم دل، عادل اور خدا رسیدہ پایا ہے، آپ نے تلوار صرف اسی صورت میں اٹھائی جب مخالفین کی طرف سے مصالحت کے تمام دیگر ذرائع کو ناکام بنا دیا گیا۔ اور وہ مسلمانوں کی ہستی ہی کو ختم کرنے پر تل گئے"
>
> (شاڈسمنڈ)

۵۔ تقریبات

اس دوران میں سب سے اہم تو عید الضحیٰ کی تقریب تھی۔ اس میں تقریباً پانچ صد افراد نے شرکت کی۔ نماز عید مکرم امام صاحب نے پڑھائی اور بعد ازاں آپ نے ۵۰ منٹ تک نہایت مدلل خطبہ دیا آپ نے عید کی اہمیت، قربانی کی غرض اور متعلقہ امور کو بیان کرتے ہوئے ان غلط خیالات کی بھی تردید فرمائی جو مغرب میں اسلام کے متعلق پھیلے ہوئے ہیں۔ خاص طور پر مسئلہ تقدیر اور اسلام میں عورت کے درجہ کے متعلق بالتفصیل آپ نے اسلامی تعلیم کو پیش فرمایا۔ بعد ازاں ایک وسیع شامیانہ میں مہمانوں کو دعوت طعام دی گئی۔ کھانے کے بعد مکرم میر عبد السلام صاحب نے مختصراً اسلامی نظریۂ محبت الٰہی کو پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک دنیا مادہ پرستی میں مبتلا ہے۔ اور جب تک اخلاق اور روحانیت کی اہمیت کو صحیح طور پر نہیں پہچانا جاتا۔ اس وقت تک نفس پرستی، خود غرضی اور ہوا و ہوس سے نجات مشکل ہے آپ نے قرآن پاک کی آیت کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جب تک ماحول میں خاطر خواہ تبدیلی نہ ہو۔ اور فضیلت و برتری کے اصول کو عملاً تسلیم نہ کیا جائے۔ اس وقت تک موجودہ بے چینی ختم نہیں ہو سکتی۔

آپ کے بعد انگریزی کے مشہور و معروف مصنف Shadsmond نے ایک نہایت دلچسپ اور مفید تقریر کی۔ آپ نے مکرم امام صاحب کو ایسے بلیغ، بصیرت افروز اور پُر از حقائق خطبہ پر مبارکباد پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ اگرچہ میں عیسائی ہوں۔ لیکن پھر بھی اسلام کی اعلیٰ اور قابل عمل تعلیم سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا بعض ناداں لوگ پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جنگجو کہتے ہیں۔ لیکن میں نے ان کی زندگی کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ اور آپ کو حد درجہ رحم دل، (باقی صفحہ ...)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ضروری اعلان

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ میں یہ شکایات بار بار موصول ہو رہی ہیں۔ کہ حساب داران و چندہ دہندگان کو صیغہ ہذا کی طرف سے جاری کردہ رسیدات دکوپن نہیں پہنچتے۔ میں نے ہر ایسی شکایات کے موصول ہونے کے بعد اپنے دفتر کے متعلقہ ریکارڈ کی پڑتال کی ہے۔ مجھے سوائے ایک معاملے کے اور کہیں بھی دفتر کی غلطی معلوم نہیں ہوئی۔ اور وہ غلطی بھی چندہ دہندہ کی طرف سے غلط تفصیل بھجوانے کی وجہ تھی۔ جو رسیدات ہم تیار کرتے ہیں۔ ان کا اندراج دو جگہوں پر ہوتا ہے۔ دونوں جگہوں پر ایسے کوپنوں کے اندراجات پائے گئے ہیں۔ جن کے بارہ میں دوستوں کو یہ شکایات پیدا ہوئی تھیں۔ کہ ان کو کوپن وغیرہ نہیں ملے۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہماری ڈاک پوسٹ کرنے کے بعد ضائع ہو جاتی ہے۔ یا ٹکٹوں کو اتار کر ہماری ڈاک کو ضائع کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا جملہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ ایسی شکایات کے سدباب کے لئے ہم نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ رسیدات وغیرہ بذریعہ بک پوسٹ بھجوانے کی بجائے بند لفافوں میں بھجوائی جائیں۔ چونکہ لفافوں پر ٹکٹ چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ اس لئے انہیں کے اتارنے کا امکان نہیں۔ نیز یہ بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ کہ ربوہ کے ڈاک خانہ سے ڈاک ہمارے سامنے پڑے۔ اگر آئندہ بھی احباب کو رسیدات وغیرہ کے بارہ میں اس قسم کی شکایت پیدا ہو۔ تو صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے متعلقہ ڈاک خانہ کو بھی شکایت کریں۔ کہ ہماری ڈاک ضائع ہو رہی ہے۔

نیز جملہ حساب داران و چندہ دہندگان کی اطلاع کے لئے یہ امر کئی بار بذریعہ اعلان واضح کیا جا چکا ہے۔ کہ اب ہر قسم کے چندہ جات و حساب داران کی رقوم کی وصولی کا کام محاسب کی بجائے افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے سپرد ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک لفضہ سے زیادہ وصول ہونے والی رقوم محاسب کے نام پر آ رہی ہیں۔ لہٰذا اب پھر جملہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تحریک جدید و صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہونے والی ہر قسم کی رقوم منی آرڈر بیمہ جات چیکس ڈرافٹ۔ کیش سلپ ٹی ٹی۔ وایم ٹی کو دفتر صیغہ امانت وصول کر رہا ہے۔ آئندہ تمام رقوم احباب افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے نام پر بھجوایا کریں۔ (خاکسار سعید احمد عالمگیر افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بھائی جان مبارک احمد خاں پنجاب یونیورسٹی میں ایم۔اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ بشریٰ پروین دختر سردار احمد خاں صاحب پوسٹ ماسٹر صوابی۔

(۲) محمد اکرم صاحب اور محمود احمد صاحب ملک فرسٹ پروونشل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (۳) میرا لڑکا عزیزم عبد المجید سلمہ اللہ ولایت میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اٹھائیس ستمبر کو ہوائی جہاز کے ذریعہ روانہ ہو گیا ہے۔ احباب عزیزم کے بخیر و عافیت پہنچنے اور وہاں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار محمد عبد اللہ ٹیلر ماسٹر۔

(۴) جناب محمد بشیر صاحب سہگل (مالک فرم یونیورسل ٹریڈنگ ایجنسی) کی بچی بشریٰ بیگم (۲ سال) دو روز ڈیپتھریا سے علیل رہ کر عالم بقا کو سدھار گئی۔ صاحب موصوف کا چھوٹا بچہ لقمان جہانگیر بھی دو سال کا بھی اسی مرض میں مبتلا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جناب بشیر صاحب اور ان کے اہل و عیال کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور چھوٹے بچے کو صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔ احقر اسلم

(۵) میرے والد محترم شیخ محمد دین صاحب مختارِ عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا Enlargement کا دوسرا اپریشن مورخہ ۳۰ ستمبر کو ہو رہا ہے۔ احباب جماعت اپریشن کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ شیخ فضل احمد گورنمنٹ کنٹریکٹر ۸۹ انار کلی لاہور۔

ولادت

(۱) اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۲۷ اگست بروز جمعۃ المبارک خاکسار کے ہاں پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خداوند کریم اسے با صحت عمر دراز عطا فرما کر نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ احقر ظہور احمد خاں ناصر (درویش سابق) محلہ کا نعیبیاں ضلع گوجرانوالہ۔ (۲) میرے لڑکے چودھری عبد السمیع صاحب کیشئر آف کنری سندھ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۶/۹/۵۵ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ جو سید محمد سلیم شاہ صاحب آف کنری کا نواسہ ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور سعادت دارین کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار رفیق احمد نعمت مقام کنری سندھ۔

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

علمی مقابلے

قائدین ضلع متوجہ ہوں

حسب معمول امسال بھی سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حسب ذیل علمی مقابلے ہوں گے

(۱) تلاوت قرآن مجید (۲) حفظ قرآن مجید (۳) ترجمہ قرآن مجید (۴) مطالعہ احادیث (۵) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ (۶) مضمون نگاری کا مقابلہ (۷) تقریری مقابلہ دینی و عام معلومات کا مقابلہ

پچھلے سال کی طرح یہ مقابلے تین معیار کے خدام کے درمیان علیحدہ علیحدہ ہوں گے۔ (۱) پہلا معیار بی۔اے پاس خدام (۲) دوسرا معیار مولوی فاضل خدام (۳) تیسرا معیار متوسط درجہ

مقالہ نگاری کے لئے ذیل کے عنوانات تجویز کئے گئے ہیں۔

(۱) اسلام کا ضابطہ اخلاق (۲) امن عالم اور اسلام (۳) ابتلاؤں میں انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتوں کا طرز عمل (۴) مصلح موعود (۵) النبوۃ فی الاسلام (۶) اسلام اور جمہوریت (۷) پاکستان کی موجودہ مشکلات اور ان کا حل

مقالہ نگاری کے وقت کتب اور نوٹ ساتھ رکھنے کی اجازت ہوگی۔ مقالہ کا وقت تین گھنٹے ہوگا۔ مضمون نگاری میں کاغذ اور قلم کا انتظام خدام کا اپنا ہوگا

تقریری مقابلہ کے عنوانات مندرجہ ذیل ہوں گے:۔

(۱) قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد

(۳) مذہب کی غرض بہتر انسان پیدا کرنا ہے۔

(۴) تربیت اقوام میں تعلیم کا دخل

(۵) کائنات کی تسخیر نفس کی تسخیر کے بغیر نہیں

(۶) انک لعلیٰ خلق عظیم

(۷) خدام الاحمدیہ اور اس کا عہد

تقریری مقابلہ کے لئے امسال فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ تقریری مقابلہ پہلے ضلعوار ہوگا۔ اس کے بعد ہر ایک معیار میں اول آنے والے خادم کا نام مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ اس طرح مرکز میں چیدہ خدام ہی آ سکیں گے اور تقاریر کے لئے ہر مقرر کو زیادہ وقت مل سکے گا۔

(نوٹ) ربوہ کی مجلس ضلع جھنگ کی مجلس کے علاوہ مقرر کا نام بھجوائے گی۔

اس لئے تمام قائدین ضلع اس امر کا اہتمام فرمائیں کہ وہ اپنے اپنے ضلع میں تقریری مقابلہ کروا کر بہترین مقرر کا نام مرکز میں بھجوائے

علمی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام کے نام ۲۰ اکتوبر سے پہلے پہلے مرکز میں آ جانے چاہئیں۔ اس کے بعد آنے والا کوئی نام قبول نہیں کیا جائے گا۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانات دار القضاء

چوہدری عبد الحق صاحب ساکن ۲۷۶ گ ب گھکھو وال ضلع لائل پور نے درخواست دی ہے۔ کہ میری بھتیجی مسماۃ شریفاں بی بی صاحبہ بنت چودہری عبد الغنی صاحب مرحوم عرصہ پچیس سال سے گم ہے۔ باوجود کافی تلاش کے اس کا پتہ نہیں چل سکا۔ اس لئے اس کی حیات و ممات کا شرعی لحاظ سے فیصلہ کیا جائے۔ تاکہ اس کی جائداد مستحق وارثوں میں تقسیم کی جا سکے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مسماۃ مذکورہ بقید حیات موجود ہے۔ تو وہ خود یا کوئی اور صاحب ایک ماہ تک اطلاع دیں۔ ورنہ مسماۃ مذکورہ کو فوت شدہ قرار دینے کا فیصلہ کیا جا سکے گا۔

ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ

پتہ مطلوب ہے

شیخ قیصر علی صاحب ابن قاضی اصغر علی صاحب سکنہ میرٹھ شہر بھارت سے پاکستان تشریف لے آئے ہیں۔ ان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

درخواستہائے دعا

قاضی محمد صدیق صاحب کاتب الفضل کا چھوٹا بچہ بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ احباب دونوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

منشی محمد ابراہیم صاحب کارکن دفتر الفضل بھی بخار اور اسہال کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

بقیہ صفحہ (۵)

عادل اور خدا رسیدہ پایا ہے۔ آپ نے تلوار اسی صورت میں اٹھائی جب کہ مخالفین کی طرف سے مصالحت کے اور تمام ذرائع کو ناکام بنادیا گیا اور دشمن مسلمانوں کی ہستی کو ہی ختم کرنے پر تل گیا تھا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کا بھی شکریہ ادا کیا۔ کہ وہ ایسے مواقع پر غیر مسلموں کو کثیر تعداد میں مدعو کرکے باہمی تعلق اور محبت کے سامان پیدا کرتی ہے۔ آپ کے بعد مکرم امام صاحب نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

ہماری عید کی رپورٹ یہاں کے پریس Wandsworth Borough News میں شائع ہوئی۔ اس اخبار نے تفصیلاً عید اور تقاریر کا ذکر کیا اور Sphere نے عید کا فوٹو بھی شائع کیا۔

اس کے علاوہ اسی دوران میں مزید چھ (۶) دعوتوں کا مشن ہاؤس میں اہتمام کیا گیا۔ جن میں حکومت کے افسران طلباء اور دیگر معزز حضرات شریک ہوئے۔

ولادت

عزیزم محمد جمیل پسر حکیم محمد دین صاحب مصری شاہ لاہور کو اللہ تعالےٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کے مسعود خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونیکے لئے دعا فرمائیں۔
(غلام محمد ثالث)

بارش زدہ لوگوں کو امداد بہم پہنچانے کے سلسلے میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی مساعی

مجلس کے وفد نے میو ہسپتال میں مریضوں کی عیادت کرنے کے علاوہ بعض نواحی بستیوں کا بھی دورہ کیا

لاہور ۲۸ ستمبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے ایک وفد نے آج میو ہسپتال میں ان مریضوں کی عیادت کی جو حالیہ بارشوں میں ملبے وغیرہ کے نیچے دب کر زخمی ہو گئے تھے۔ وفد کے اراکین نے ایک ایک مریض کے پاس جا کر اس کی خیریت دریافت کی۔ اور اس طرح فرداً فرداً تمام مریضوں کے کوائف معلوم کئے۔ ان میں سانپوں کے ڈسے ہوئے متعدد مریض بھی شامل تھے۔ اور بہت سے ایسے بھی جن کا کوئی والی وارث نہیں تھا۔ انہوں نے ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں کے ساتھ بھرائی ہوئی آواز میں اپنی مصیبت بیان کی وفد کے اراکین نے ایسے تمام مریضوں کو پھل وغیرہ پیش کئے۔ جسے انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

آج مجلس کے ایک اور وفد نے راوی روڈ کے اندرونی علاقے میں بعض ایسی بستیوں کا دورہ کیا جو تمام راستوں سے ہٹ کر دور اور الگ تھلگ واقع ہیں۔ ان بستیوں میں لوگوں کی حالت بہت زدہ ہے۔ ان کے کچے مکانات اور جھونپڑیاں بارش کی وجہ سے بالکل گر چکی ہیں۔ اور وہ بالکل بے خانماں وہاں پڑے ہوئے ہیں۔ بالخصوص جب وفد کے اراکین مسّاں نامی بستی میں پہنچے۔ تو وہاں کے لوگ دوڑ کر ان کے گرد جمع ہو گئے انہوں نے اپنی دردناک حالت بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ چونکہ ان کی بستی بالکل الگ تھلگ واقع ہے۔ اور اس کے پاس سے کوئی راستہ نہیں گزرتا۔ اس لئے آج تک وہاں کسی قسم کی کوئی ریلیف پارٹی نہیں پہنچی اور یہ کہ مجلس کے اراکین ہی وہ پہلے لوگ ہیں۔ جو وہاں پہنچ کر ان کے پرسانِ حال ہوئے ہیں۔ ان کی حالت کا معائنہ کرنے اور ان کی تکالیف سننے کے بعد وفد کے اراکین نے ان کو تسلی دی۔ اور خدام عنقریب وہاں ایک بار پھر جا کر ان کی تکالیف کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

قلعہ گوجر سنگھ کے علاقہ میں آج خدام نے چار گھروں کے افراد کو مختلف مکانوں میں پناہ دی۔ ان لوگوں کے مکان گر گئے تھے۔

خدام الاحمدیہ سیلاب زدہ لوگوں کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں

پنجاب کی جملہ مجالس کو نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ہدایت

لاہور ۲۸ ستمبر۔ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ نے پنجاب کی جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقے میں بارش اور سیلاب زدہ لوگوں کو فوری طور پر ہر ممکن امداد بہم پہنچائیں۔ اور ان کی تکالیف دور کرنے میں جو کچھ ان سے بن پڑے اس میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ نیز آپ نے یہ بھی ہدایت فرمائی ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ ریلیف کے کام میں اضلاعی حکام اور تمام دیگر سرکاری اداروں سے پورا پورا تعاون کریں۔ اور شایانِ شان خدمات بجا لائیں۔ آپ نے علی الخصوص لاہور کے خدام کے نام ایک برقی پیغام ارسال کیا ہے۔ اور امید ظاہر کی ہے۔ کہ لاہور کے خدام خدمات بجا لانے میں سرگرم مصروف ہوں گے۔ آپ نے اپنے برقی پیغام میں مجلس مرکزیہ کی طرف سے ہر ممکن امداد کا یقین دلایا ہے۔

مسافر گاڑی دریا میں گرنے سے ۶۱ آدمی ہلاک

حیدرآباد دکن ۲۸ ستمبر۔ رات حیدرآباد دکن کے شہر سے ۵۰ میل دور ایک مسافر گاڑی ایک پل سے دریا میں جا گری جس سے ۶۱ آدمی ہلاک ہو گئے۔ دریا میں زبردست سیلاب آیا ہوا تھا۔

میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایٹمی قوت کا پُرامن استعمال ایک عملی حقیقت بنتا جا رہا ہے۔ برطانیہ کے وزیر خزانہ مسٹر اے۔ آر بٹلر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بین الاقوامی بنک کا سرمایہ ان ملکوں سے حاصل کرنا چاہیئے۔ جنہیں بیرونی تجارت میں زبردست نفع ہو رہا ہے۔

انڈونیشیا کی خارجہ پالیسی پر ڈاکٹر شہریار کی نکتہ چینی

جکارتا ۲۸ ستمبر۔ انڈونیشیا کے ایک سابق وزیر اعظم اور سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر شہریار نے انڈونیشیا کی خارجہ پالیسی پر نکتہ چینی کی ہے انہوں نے بنڈونگ میں سوشلسٹ پارٹی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ موجودہ حکومت کی خارجی پالیسی کا رجحان آزادانہ نہیں ہے۔ حکومت نے چین سے جنگ نہ کرنے کا جو معاہدہ کیا ہے۔ وہ جانبداری کا ایک مظاہرہ ہے۔ اور اس سے حکومت کا اشتمالی بلاک کی طرف رجحان ظاہر ہوتا ہے۔

سیئول میں دو لاکھ آدمیوں کا مظاہرہ

سیئول ۲۸ ستمبر۔ آج جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیئول میں دو لاکھ باشندوں نے جنوبی کوریا سے امریکی فوج کی واپسی کے فیصلہ کے خلاف مظاہرہ کیا۔

سلامتی کونسل کی مستقل نشستیں توڑ دینے کا مطالبہ

نیویارک ۲۸ ستمبر۔ فلپائن کے وزیر خارجہ جنرل رومولو نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں مستقل نشستیں توڑ دی جائیں۔

ایٹمی قوت کے پُرامن استعمال کیلئے بین الاقوامی بنک کو کام کرنا چاہیئے

پاکستان کے سفیر متعینہ امریکہ کی تجویز

واشنگٹن ۲۸ ستمبر۔ امریکہ میں پاکستان کے سفیر سید امجد علی نے کہا ہے کہ ایٹمی قوت کے پُرامن استعمال کے لئے تعمیر اور ترقی کے بین الاقوامی بنک کو کام کرنا چاہیئے۔ انہوں نے عالمی بنک کے اجلاس